بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ الواحد الاحد - اللہ الصمد لم یلد ولم یولد تقدس عما یجعل
لہ نداً وظہیراً - وتنزہ مما یختلفون علیہ تثلیثاً وعشیراً - والصلوۃ والس
علی جمیع الانبیاء خصوصاً علی سید المرسلین وخاتم النبیین والہ واصحابہ ا
امابعد کہتا ہے ضعیف ترین بندگان خداوند خدائے قوی لایزلی محمد ترا
ولد شیخ غلام العلی بن شیخ نورالدین قرشی صدیقی خانپوری غفرہم اللہ
جو بعض پادری صاحبون سے اتفاق ملاقات ہوا صاحبان مذکور نے حالت
مباحثہ شروع کیا تمام کو تثلیث کا قائل پایا اور سب نے مسیح کو ابن اللہ بتایا اور
کی حرمت کو تعلیم ابتدائی کہا پس بنظر تحقیق عہد جدید اور عہد عتیق مطالعہ کیا ا
کی بعض درس پر رائے لکھکر چار فصل اور خاتمہ پر رائے کو ختم کیا اور را
اتفاق بعد تحریر چند رسائل علم کلام و گلشن فیض و چند رسائل فن مناظ
و تنویر العیون و کشف المعما و تعلیم نیل کے ہوا اور نام اسکا اعجاز مسیحی
ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق ⁂

فصل اس بیان مین کہ حسب تحریر انجیل جملہ نیکوکار بندے فرزند خدا ہین حضرت مسیح کی تخصیص بیجا ہے

باب	ورس	عبارت انجیل	رائے
باب ۵	ورس ۹	مبارک وے جو صلح کار ہین کیونکہ خدا کے فرزند کہلائینگے ۱۲	[illegible] بدلالت النص اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ فرزند خدا کا لفظ کہ جسکی عربی ابن اللہ
باب ۵	ورس ۴۵	تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون پر ہے فرزند ہو پس تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمانون پر ہے کامل ہے۔	اور جسکا ترجمہ اردو مین خدا کا بیٹا ہے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اون بندون پر بولا جاتا تھا جو خداوند
باب ۶	ورس ۳۵	پس اپنے دشمنون کو پیار کرو اور پھر پانے کی امید نہ رکھکے بھلا کرو اور قرض دو اور تمہارا اجر بڑا ہوگا اور تم خدا کے فرزند ہوگے کیونکہ وہ ناشکرون اور شریرون پر مہربان ہے ۱۲	خدا کے نہایت درجہ کے مطیع اور بغایت درجہ کے فرمانبردار ہوتے تھے بلکہ بدلالت النص اسبات پر بالبداہت دلالت ورس مسطور کرتے ہین کہ جسنے قدرے تابعداری اور فرمانبرداری اختیار کی اوسپر بھی لفظ خدا کے فرزند کا اطلاق ہوا حتیٰ کہ کہا گیا
باب ۱۱	ورس ۵۲	اور نہ صرف قوم کیواسطے بلکہ اسواسطے بھی کہ خدا کے پراگندہ فرزندونکو باہم جمع کرے ۱۲	کہ جو صلح کار ہین خدا کے فرزند کہلاوین گے ورس ۹ باب ۵ انجیل متی مبارک وے جو صلح کار ہین کیونکہ خدا کے فرزند کہلائینگے

اس بات پر شاہد ہے۔ اور ورس ۴۵ باب ۵ انجیل متی کہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون
فرزند ہو کیونکہ وہ اپنے سورج کو شریرون اور نیکون پر طالع کرتا اور راستون اور

اور راستون پر مینہ برساتا ہے ۱۲- مع سیاق وسباق اور اپنے مضمون کے اعتبار سے اس
بات پر دال ہے کہ جو بدون کے ساتھ نیکوکاری سے پیش آئین وہ بھی فرزند خدا ہین
جس شخص نے عہد جدید یعنی انجیل متی اول فی زمانہ کو جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے من اولہ
الی آخرہ بانعور یا بامعان نظر نہین بلکہ بنظر سرسری دیکھا ہوگا اوسپر یہہ بات مثل آفتاب نیمروز کے
ظاہر ہوگی کہ عہد عیسوی مین لفظ فرزند کا استعمال دو معنی مین ہوتا تھا - ایک یہہ کہ جو
بوسیلہ توالد اور تناسل پیدا ہو وہ اپنے والدین کا فرزند کہلاے - اور دوسرے یہہ
کہ بغیر ذریعہ مذکور کے فرزند کے لفظ سے تعبیر کیا جاے - معنی اول کا استعمال تو آجتک محاورات
مین موجود ہے اور معنی ثانی کی چند فردین ہین ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ لفظ فرزند کا اطلاق
مطیع اور فرمانبردار بندگان خداوند خدا پر ہوتا تھا شاہد اس بات کی وہ درس ہیں
جو انجیل سے جیسے رسالہ ہذا مین نقل کئے ہین عرف جمہور ۱۲ عام مین معنی اول فرزند کے حقیقی
ہین اور معنی دوم لفظ فرزند کے مجازی - اور فرزند نتیجہ ہے اپنے والد اور والدہ
اکثر افراد مین اور فقط والدہ کا بعض افراد مین - پس انجیل مین جہان خدا کا فرزند یا
خدا کے فرزند بولا گیا ہے وہان فرمانبردار بندہ اور مطیع بندے مراد ہین - موافق بناؤ
محاورہ انجیل کے فرزند خدا ہونے مین حضرت مسیح اور تمام فرمانبردار بندگان خداوند
خدا برابر ہین - اور باعتبار اطاعت کے مراتب مین تفاوت - پس جس جس مقام پر انجیل
مین حضرت مسیح کو خدا کا فرزند یا خدا کا بیٹا لکھا ہے اس جا سے لفظ مذکور سے بندہ مطیع
اور فرمانبردار مراد ہے - نہ وہ کہ جو عوام نصاری کا اعتقاد ہے یعنی اکلوتا بیٹا - ا
درس ۹ باب ۵ انجیل متی اور درس پینتالیس باب ۵ انجیل متی اور درس پینتیس ۳۵ باب ۶
انجیل لوقا عمومیت فرزندیت پر دلالت کرتے ہین کیونکہ جن اشخاص مین وہ صفات جو درسہا
ے مذکورہ مین مسطور ہین موجود ہون اور صفات مرقومہ کے جو اشخاص موصوف ہون
وہ فرزند خدا اور نہ خدا ہون پس تخصیص حضرت مسیح کے فرزند خدا ہونے مین جسطرح عوام

مسیحی بیان کرتے ہین بیجا ہے - ورس ۵۲ باب ۱۱ انجیل یوحنا کا مضمون یون دلالت کرتا ہے کہ سواے حضرت مسیح کے جملہ باقیماندہ فرزند خدا ہین کیونکہ یہہ لطف رسول مامور ہو کر فرزندان خدا جو کہ پراگندہ تھے اونکی فراہمی کیواسطے تشریف لاے اور مامور اور مامورین ہین فرق ظاہر ہے یا کہیے مرسل اور مرسل الیہ اونمین بھی تفاوت بین ہے - یا یون کہیے حضرت مسیح فراہم کنندہ فرزندان خداوند خدا جو پراگندہ تھے فراہم شوندگان - اور فراہم کنندہ اور فراہم شوندگان کا فرق محتاج بیان نہین اور ایک قابل غور ورس مذکور مین اگر اور ہے وہ یہہ ہے کہ حضرت مسیح تو رسول مامور فرزندان خدا کیطرف اور فرزندان خدا مرسل الیہ اور مامورین بہ - پس جو فرق فرزند مرسل الیہ اور رسول مامور مرسل ہین بہ عاقل پہ اظہر من الشمس اور اشہر من الامس ہے - اور اگر حضرت مسیح فرزند خدا حسب اعتقاد اہل مسیح کے ہوتے تو اون ورسون کا کیا جواب ہوگا جنمین حضرت مسیح نے خود کو آپ انسان کا بیٹا بتایا ہے - ورس ۸ باب ۱۲ انجیل متی کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بھی خداوند ہے - ورس ۱۰ باب ۲ انجیل مرقس - پر اسلیے کہ جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پہ گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے اوس نے مفلوج کو کہا ۲۴ ورس چوبیس باب ۵ پانچ انجیل لوقا - پر اسلیے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے - ورس ستائیس باب چھ ۶ انجیل یوحنا - فانی خوراک کے لیے نہین بلکہ اس خوراک کے لیے محنت کرو جو حیات ابدی تک باقی ہے اور جو انسان کا بیٹا تمھین دیگا - یہانپر یہہ چار ورس چار انجیلون سے بطور نمونہ منقول ہوئی ہین اور بہت سا ورس ہین تفصیل اس اجمال کی فصل آئندہ مین آویگی

فصل دوم مین یہہ بیان ہے کہ جب مسیح اپنی زبان سے خود کو ابن انسان بیان کیا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۹	ورس ۶	پر اسلیے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پہ گناہ معاف کرنیکا	سبحان اللہ حق بر زبان جاری حضرت عیسیٰ صلوۃ اللہ علی رسولنا و علیہ السلام کیا ہی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			اختیار ہے سو اوسنے مفلوج کو کہا اوٹھکر اپنی چارپائی اوٹھا اور اپنے گھر چلا جا ۱۲	سچے نبی اور برحق رسول اور راستباز اور صادق القول اور دوراندیش تھے - جناب موصوف کے سچے نبی اور برحق ہونے پر کتب
متی	باب ۱۰	ورس ۲۳	جب تک کہ انسان کا بیٹا نہ آئے -	آلہی گواہی دیتی ہین - اور راستبازی
متی	باب ۱۲	ورس ۸	کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند ہے ۱۲	اور صدق گفتاری پر جناب ممدوح کی وہ ورس انجیل کہ جو ہمنے اس فصل مین انجیل متی
متی	باب ۱۲	ورس ۳۲	اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کوئی بات کہے اوسے معاف کیا جائیگا پر جو روح القدس کی خلاف کچھہ کہے اوسے معاف کچھہ نہ کیا جائیگا نہ اس جہان مین نہ آنیوالے مین ۱۲	اور مرقس اور لوقا اور یوحنا سے نقل کئے ہین شاہد عادل ہین کیونکہ حضرت مسیح ورسہاے انجیل مین اپنے آپکو خود انسان کا بیٹا کرکے تعبیر کیا یعنی انسان کا بیٹا بتایا ہے جو ایک واقعی اور راست امر اور اچہی
متی	باب ۱۳	ورس ۳۷	اوسنے جواب دیکے اونہین کہا اچہے بیج کا بونیوالا انسان کا بیٹا ہے ۱۲	بات ہے - دیکھو انجیل متی باب ۹ ورس چہٹا (پہر اسلئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین
متی	باب ۱۶	ورس ۱۳	اور یسوع نے قیصریہ فیلپس کے اطراف مین آکر اپنے شاگردون سے کہکے پوچہا کہ آدمی کیا کہتے ہین کہ مین جو انسان کا بیٹا ہون کون ہون ۱۲	پر) اور دوراندیشی اور پیشبینی پر جناب مسیح کے یہہ امر برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے کہ اپنے آپکو جا بجا اور متعدد جگہہ انجیل مین اور خاص و عام جلسون مین انسان کا بیٹا ظاہر کیا کیونکہ حضرت مسیح اپنی دوربینی اور
متی	باب ۱۷	ورس ۹	اور جب پہاڑ سے اوترتے تہے یسوع نے انہین حکم دیا اور کہا	فہم و فراست سے اسبات کو جانتے تہے کہ عوام کالانعام اس زمانہ کے اور جاہل و ناواقف

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			جبتک انسان کا بیٹا مردون مین سے جی نہ اوٹھے پہر و یا کسی سے مت کہو۔	لوگ زمانہ آئندہ کے بسبب خرق عادت یعنی بغیر باپ کے قدرت سے پیدا ہونے سے اور نیز اس بات سے کہ جو امور اونکے دست وزبان
متی	باب ۱۷	ورس ۱۲	اسیطرح انسان کا بیٹا بہی اونسے دکہہ اوٹہاویگا ۱۲	مبارک سے حیز ظہور مین جلوہ نما مثل اور رسولون کے ہوئے مجہکو کہین خدا کا بیٹا
متی	باب ۱۷	ورس ۲۲	اور جب وے گلیل مین پہرتے تہے یسوع نے اونہین کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتہہ حوالہ کیا جائیگا	نسمجہہ جاوین اور آپ گناہ مین گرفتار ہون اسواسطے متعدد جا اور متفرق مجلسون مین خودکو انسان کا بیٹا بیان کیا ایک جگہہ سہو و
متی	باب ۱۸	ورس ۱۱	کیونکہ انسان کا بیٹا کہوئے ہوئے کو بچانے کے لئے آیا ہے ۱۲	نسیان ہو دوسری جگہہ یاد ہو ایک جا بہول جاے دوسری جا ذکر آے ایک جاے فراموشی
متی	باب ۲۰	ورس ۱۸	دیکہو ہم یروشلیم کو جاتے ہین اور انسان کا بیٹا سردار کاہنون اور فقیہون کے حوالہ کیا جائیگا اور وے اوسکے قتل کا حکم دینگے ۱۲	وقبول راہ پاے دوسری جگہہ معلوم ہوجاے انجیل متی مین بائیس ورس مین ہے کہ جناب مسیح نے اپنے آپکو انسان کا بیٹا کرکے تعبیر کیا ہے اور انجیل مرقس مین بارہ جا بتایا
متی	باب ۲۰	ورس ۲۸	چنانچہ انسان کا بیٹا اسلئے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور جان بہترون کے بدلے مین دیگا	اور انجیل لوقا مین پچیس جگہہ اور یوحنا مین دو مقام پر انسان کے بیٹے ہونے کا اپنی نسبت اقرار کیا ہے کہ مجموعہ اونکا اکسٹہ ہی اور سب
متی	باب ۲۴	ورس ۲۷	کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندہتی اور پچہم تک چمکتی ہے ویسے ہی انسان کے بیٹے کا آنا بہی ہوگا ۱۲	اس فصل مین بہ ترتیب کتاب مسطور ہین جبکہ خود حضرت مسیح ابن انسان ہونیکے مقر ہین پہر اصرار اہل مسیح کا اس پر کہ وہ مثلث کا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۲۴	ورس ۳۰	اور اسوقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اسوقت زمین کی ساری قومین چھاتی پیٹین گی اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلون پہ آتے دیکھین گے ۱۲	ایک جزو ہین اور اقانیم ثلثہ کے ایک جزو ہین جس سے عبارت خدائی ہے اور خدا کے بیٹے ہین محض بیجا ہے کیونکہ جناب مسیح تو آپ اپنے کو فرزند انسان قرار دین اور امت اونکی برخلاف اونکے ابن اللہ وغیرہ بیان کرے تو اسکی مثال یہہ ہے تاویل القول بما لا یرضیٰ قائلہ -
متی	باب ۲۴	ورس ۳۷	پر جیسے نوح کے دن تھے ویسا ہی انسان کے بیٹے کا بھی آنا ہوگا	حضرت مسیح فرمائین پسر انسان اور امت اونکے کہے آسمان ابن رحمن اور ابن انسان ہونے مین
متی	باب ۲۴	ورس ۳۹	اور جب تک کہ طوفان نہ آیا اور ان سبکو اوٹھا نہ لیگیا یہہ جانتے نہ تھے اسیطرح انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا ۱۲	زمین و آسمان کا فرق ہے - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - حضرت مسیح نے تو بہت فہمایش اور ہدایت اس مادہ خاص مین جیسا ورس منقولہ سے ظاہر ہے فرمائی
متی	باب ۲۴	ورس ۴۴	اسلیے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہین گمان نہین انسان کا بیٹا آویگا -	جسپر بھی لوگ اپنی غلط فہمی یا کسی کے دہوکے دہی سے ویسے ہی سمجھین جسکا اونہون نے دفعیہ بہ شد و مد اور بار بار کیا ہے تو
متی	باب ۲۵	ورس ۱۳	پس جاگتے رہو کیونکہ تم اوس دن اور گھڑی کو جسمین انسان کا بیٹا آویگا نہین جانتے ہو ۱۲	اونکو خدا سمجھے - ورس بتیس ۳۲ باب بارہ ۱۲ انجیل متی اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کوئی بات کہے اوسے معاف
متی	باب ۲۵	ورس ۳۱	جب انسان کا بیٹا اپنے جلال مین	کیا جاویگا پر جو روح القدس کے خلاف کہے

راے	عبارت انجیل	ورس	باب	انجیل
کہے اوسے معاف نہ کیا جائیگا نہ اس جہان مین نہ آنیوالے	آویگا اور سب پاک فرشتے اوسکے ساتہہ ہونگے تب اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا ۱۲			
مین - یہہ ورس سواے ابن انسان ہونے حضرت	تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد عید فسح ہوگی اور انسان کا بیٹا مصلوب ہونیکو حوالہ کیا جائیگا ۱۲ -	ورس ۲	باب ۲۶	متی
مسیح علیہ السلام کے اس بات پر بہی دلالت کرتا ہے کہ روح القدس کا مرتبہ جناب مسیح علیہ السلام سے اولی	انسان کا بیٹا تو جاتا ہے جیسا اسکے حق مین لکہا ہے لیکن اس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے انسان کا بیٹا حوالہ کیا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا نہوتا تو اوسکے لیے اچہا تہا ۱۲	ورس ۲۴	باب ۲۶	متی
اور اعلے ہے کیونکہ حضرت مسیح خود اپنی زبان مقدس سے فرماتے ہین کہ جو روح القدس کے خلاف کوئی بات کہے اوسکو	یسوع نے اسے کہا تو ہی نے کہا پر مین تمہین کہتا ہون کہ اوسکے بعد تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلون پر آتے دیکہوگے ۱۲ -	ورس ۶۴	باب ۲۶	متی
معافی نہین نہ اس جہان مین نہ آنیوالے مین اور	پر اسلئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے اسنے مفلوج کو کہا ۱۲ -	ورس ۱۰	باب ۲	مرقس
جو انسان کے بیٹے کے خلاف	بس انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند ہے ۱۲ -	ورس ۲۸	باب ۲	مرقس
کہے یعنی میرے خلاف کہے وہ اوسکو معاف ہوجائیگا بس یہان سے دونون حضرات کے مراتب مین تفاوت	اور وہ اونہین سکہلانے لگا کہ ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا بہت کچہہ اوٹہاوے اور بزرگون اور سردار کاہنون اور فقیہون سے رد کیا اور مارا جاوے اور تین دن بعد جی اوٹہے ۱۲ -	ورس ۳۱	باب ۸	مرقس
ظاہر ہے بس روح القدس کے	کیونکہ جو کوئی اس زمانہ کے زناکار اور گنہگار قوم	ورس ۳۸	باب ۸	مرقس

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			مین مجھ سے اور میری باتون سے شرماوے انسان کا بیٹا بھی الی آخرہ ۔	ہم پایہ حضرت مسیح کو خیال کرنا بقول حضرت مسیح غلط
مرقس	باب ۹	ورس ۱۲	اسنے جواب دیکے انہین کہا الیاتو پہلے آتا اور سب کچھ بحال کرتا ہے اور انسان کے بیٹے کے حق مین کیسا لکھا ہے کہ وہ بہت دکھ اوٹھائیگا اور حقیر جانا جائیگا	ہے ۔ بنائے علیہ تثلیث کے مثلث مین تینون اضلاع مساوی نہین بعض کم اور
مرقس	باب ۹	ورس ۳۱	کیونکہ اسنے اپنے شاگردونکو سکھلایا اور انہین کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جاتا ہے اور وے اوسے قتل کرینگے اور وہ مقتول ہوکے تیسرے دن پھر جی اوٹھیگا ۱۲ ۔	بعض زیادہ ہین ۔ اول تو ترکیب ہی غلط ہے اور ترکیب اجزا ار کم زیادہ سے اوسپر مزید ہے ۔
مرقس	باب ۱۰	ورس ۳۳	کہ دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہین اور انسان کا بیٹا سردار کاہنون اور فقیہون کے حوالہ کیا جائیگا اور وے اوسکے قتل کا حکم دینگے اور اسے غیر قومون کے حوالہ کرینگے ۱۲ ۔	نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا وعقائدنا ۱۲ ورس ۱۳ باب ۱۶ انجیل متی اور یسوع نے قیصریا فیلبس کے
مرقس	باب ۱۰	ورس ۴۵	کیونکہ انسان کا بیٹا بھی اسلیے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتون کے فدیئے مین دیوے ۱۲	اطراف مین آکر اپنے شاگردون سے کہکے پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہین کہ مین جو انسان
مرقس	باب ۱۳	ورس ۲۶	اور اسوقت انسان کے بیٹے کو بادلون پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھین گے ۱۲ ۔	کا بیٹا ہون کون ہون ۱۲ اس ورس سے علاوہ
مرقس	باب ۱۴	ورس ۲۱	انسان کا بیٹا تو جاتا ہے جیسا اسکے حق مین لکھا ہے لیکن اوس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے انسان کا	ابن انسان ہونے حضرت مسیح کے اس بات کو بخوبی

[illegible]	عبارت انجیل	ورس	باب	انجیل
ثابت کر دیا کہ جناب عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام جو بار بار	بیٹا حوالے کیا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا نہوتا تو اسکے لئے اچھا تھا ۱۲			
اپنے آپکو انسان کا بیٹا بتاتے تھے اونکو خیال تھا اس بات کا کہ لوگ میری نسبت کہ جو	اور تیسری بار آیا اور انہیں کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو بس وہی گھڑی آپہونچی ہے دیکھو انسان کا بیٹا گنہگاروں کے ہاتھ حوالہ کیا جاتا ہے	ورس ۴۱	باب ۱۴	مرقس
غیر معتاد طور پہ پیدا ہوا ہوں خلاف مرضی خداوند خدا کے نہ برتاؤ کریں کہ جسمیں مخلوق	یسوع نے اوسے کہا میں وہی ہوں اور تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے ۱۲	ورس ۶۲	باب ۱۴	مرقس
معتوب اور مغضوب ہو اور میں نبی اور رسول ہوکر آنا غیر مقصود اور یہہ بات ورس مذکور کے آخر فقرہ کے مضمون	پر اسلیے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہے اوسنے فالج کے مارے کو کہا میں تجھسے کہتا ہوں اوٹھ اور اپنی چارپائی اوٹھا کے اپنے گھر جا ۱۲	ورس ۲۴	باب ۵	لوقا
سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں سے	اور اوسنے اونہیں کہا کہ انسان کا بیٹا سبت کا بھی خداوند ہے ۱۲	ورس ۵	باب ۶	لوقا
کہ وے عوام و خواص سے میل جول رکھتے تھے اپنے مظنون کے موافق دریافت کیا کہ میں	مبارک ہو تم جب آدمی انسان کے بیٹے کے سبب تمسے کینہ رکھیں اور تمہیں نکال دیں اور لعن طعن کریں اور تمہارا نام برا ٹھراکے نکالیں ۱۲	ورس ۲۲	باب ۶	لوقا
تو حقیقت میں انسان کا بیٹا ہوں لیکن لوگ اس زمانہ کے میری نسبت کیا گمان کرتے ہیں	انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی خراجگیروں اور گنہگاروں کا دوست ۱۲	ورس ۳۴	باب ۷	لوقا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
لوقا	باب ۹	ورس ۲۲	اور فرمایا کہ ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا بہت دکھ اوٹھاوے اور بزرگون اور سردار کاہنون اور فقیہون سے رد کیا اور مارا جاوے اور تیسرے دن پہر اوٹھایا جاوے ۱۲ -	اور کیا اعتقاد رکھتے ہین جو کہ حضرت مسیح نے مظنونات کو اپنے اہل زمانہ کے بدخیال فرمایا تو احباب سے استفسار کی ضرورت
لوقا	باب ۹	ورس ۲۶	کیونکہ جو مجھہ سے اور میری باتون سے شرماوے انسان کا بیٹا بھی چپ رہے (الی آخرہ) ۱۲ -	ہوئی اور مظنونات اہل زمانہ کے رفع کرنے اور ابنار زمانہ
لوقا	باب ۹	ورس ۴۴	ان باتون کو اپنے کانون مین رکھو کیونکہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتھون مین حوالہ کیا جائیگا ۱۲	کے اعتقاد کی اصلاح کیواسطے امر حق کو اپنی زبان سے ظاہر
لوقا	باب ۹	ورس ۵۶	کیونکہ انسان کا بیٹا آدمیون کی جانین برباد کرنے نہین بلکہ بچانے کو آیا ہے سو وے دوسری بستی کو چلے ۱۲ -	کیا یعنی فرمایا کہ مین جو انسان کا بیٹا ہون کون ہون - اس سے مراد حضرت مسیح کی یہہ
لوقا	باب ۹	ورس ۵۸	اور یسوع نے اوس سے کہا کہ لومڑیونکو ماندین اور ہوا کے پرندونکو بسیرے ہین پر انسان کے بیٹے کو جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے ۱۲	تھی کہ مجھکو اور کچھہ گمان مت کرو مین تو انسان کا بیٹا ہون خداوند خدا کا بندہ
لوقا	باب ۱۱	ورس ۳۰	کیونکہ جیسا یونس نینویون کے لیے نشان ہوا ویسا ہی انسان کا بیٹا بھی اس زمانہ کی قوم کے لئے ہوگا	ہون جیسے اور بندگان خداوند خدا ہین ویسا ہی
لوقا	باب ۱۲	ورس ۸	اور مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کرے انسان کا بیٹا بھی خدا کے فرشتون کے آگے اوسکا اقرار کریگا ۱۲	باعتبار پیدایش اور مخلوق ہونیکے مین ہون - گو مرتبہ بجہت نبوت اور رسالت کے
لوقا	باب ۱۲	ورس ۱۰	اور جو کوئی انسان کے بیٹے کے خلاف کوئی بات	بارفعت ہو - یہہ معنی دیگر سے

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			کہے وہ اوسکو معاف کیا جائیگا پر جو روح القدس کے خلاف کہے اوسکو معاف نہ کیا جاویگا ۱۲۔	واضح تر ہین۔ ورس ۳۴ باب ۷ انجیل لوقا انسان کا بیٹا
لوقا	باب ۱۲	ورس ۴۰	بس تم بہی تیار رہو کیونکہ جس گہڑی تمہین گمان نہین انسان کا بیٹا آویگا ۱۲۔	کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکہو کہاؤ اور شرابی محصول لینے والون
لوقا	باب ۱۷	ورس ۲۲	اور شاگردون سے کہا کہ دن آوینگے اوتمہین آرزو ہوگی کہ انسان کے بیٹے کے دنون مین سے ایک کو دیکہوگے اور نہ دیکہوگے ۱۲۔	اور گنہگارون کا دوست اس ورس مین حضرت مسیح نے اپنے آپکو فقط انسان کا بیٹا
لوقا	باب ۱۷	ورس ۲۴	کیونکہ جیسے بجلی آسمان کے ایک طرف سے کوندہ کے دوسری طرف چمکتی ہے ویسا ہی انسان کا بیٹا بہی اپنے دنمین ہوگا ۱۲۔	ہونا ہی نہین بیان فرمایا بلکہ جو لوازم بشری ہین مثل کہانا تناول فرمانے کے اور
لوقا	باب ۱۷	ورس ۲۶	اور جیسے نوح کے دنون مین ہوا ویسا ہی انسان کے بیٹے کے دنون مین بہی ہوگا ۱۲۔	پانی وغیرہ نوش کرنے کے اوسکو بہی زبان پاک سے بوضاحت
لوقا	باب ۱۷	ورس ۳۰	اسی مطابق اوس دن ہوگا جب انسان کا بیٹا ظاہر ہوگا ۱۲۔	اپنی طرف منسوب فرماکر ظاہر فرمایا کہ انسان کا بیٹا کہاتا
لوقا	باب ۱۸	ورس ۸	مین تمہین کہتا ہون کہ وہ جلد آویگا انصاف کریگا مگر کیا انسان کا بیٹا آکے زمین پر ایمان پاویگا	پیتا آیا اس بیان سے حضرت مسیح کی یہہ غرض تہی کہ لوگ
لوقا	باب ۱۸	ورس ۳۱	اور اوسنے بارونکو ساتہہ لیکے اونکو کہا دیکہو ہم یروشلیم کو جاتے ہین اور سب کچہہ پورا ہوگا جو نبیون کی معرفت انسان کے بیٹے کے حق مین لکہا ہے ۱۲۔	مجہکو نرا ابن انسان جانین ابن اللہ نہ بتاوین تاکہ خود ماخوذ نہون لیکن کیا کیجیے بل الانسان حریص علی مامنع

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
لوقا	باب ۲۱	ورس ۲۷	اور اسوقت انسان کے بیٹے کو بدلی مین بڑی قدرت اور جلال کے ساتہ آتے دیکہین گے ۱۲	ورس ۴۴ باب ۹ انجیل لوقا ان دنون کو اپنے کانون
لوقا	باب ۲۱	ورس ۳۶	بس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو کہ تم ان سب چیزون سے جو ہونیوالی ہین بچتے رہو اور انسان کے بیٹے کے سامنے کہڑے ہونیکے لایق ٹہیرو ۱۲	مین رکہو کیونکہ انسان کا بیٹا آدمیون کے ہاتہون مین حوالہ کیا جائیگا - اور
لوقا	باب ۲۲	ورس ۲۲	اور انسان کا بیٹا تو جاتا ہے جیسا مقرر ہے مگر اس آدمی پر افسوس جسکے وسیلے وہ حوالہ کیا جاتا ہے ۱۲	انجیل مرقس باب ۹ ورس ۳۱ مین یون ہے کیونکہ اسنے اپنے
لوقا	باب ۲۲	ورس ۴۸	پر یسوع نے کہا اے یہودا کیا تو انسان کے بیٹے کو بوسی کے حوالہ کرتا ہے ۱۲	شاگردونکو سکہلایا اور اونہون کہا کہ انسان کا بیٹا آدمیون
لوقا	باب ۲۲	ورس ۶۹	اب سے انسان کا بیٹا خدا کی قدرت کے دہنے ہاتہ بیٹہا رہیگا ۱۲	کے ہاتہون مین حوالہ کیا جاتا ہے اور وے اوسے قتل کرینگے
لوقا	باب ۲۴	ورس ۷	کہ ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا گنہگارون کے ہاتہون مین حوالے کیا جاوے اور مصلوب ہووے اور تیسرے دن جی اوٹہے ۱۲	تیسرے دن پہر جی اوٹہیگا - ان دونون ورسون مین حضرت مسیح نے سوا
لوقا	باب ۶	ورس ۲۷	فانی خوراک کے لیے نہین بلکہ اسی خوراک کیواسطے محنت کرو جو حیات ابدی تک رہتی ہے اور انسان کا بیٹا تمہین دیگا ۱۲	انسان کے بیٹا ہونے کے اسبابات کو ثابت کیا کہ مین مثل اور مخلوق خداوند خدا
یوحنا	باب ۱۳	ورس ۳۱	جب وہ چلا گیا یسوع نے کہا اب انسان کے بیٹے نے جلال پایا اور خدا نے اس سے جلال پایا ۱۲	کے ہون مجہکو اوریکہ بہت تصور کرو کیونکہ مین ایسا عاجز ہون کہ آدمیون کے

ہاتہون آدمیون کے حوالہ کیا جاؤنگا وے مجہکو مانند بندگان خدا وند خدا کے قتل کرینگے اور مجہہ سے سواے مقتول ہونیکے کچہہ نہوسکیگا مراد اس عاجزی ظاہر کرنیسے حضرت مسیح کی یہہ تہی کہ لوگ مجہکو اور کچہہ خیال نکرین جیسا کہ آجکل نصاریٰ خیال کرتے ہین انجیل لوقا باب ۹ ورس ۵۸ اور یسوع نے اونسے کہا کہ لومڑیونکو ماندہین اور ہوا کے پرندون کو بسیرے ہین پر انسان کے بیٹے کو جگہہ نہین جہان اپنا سر دہرے ۱۲۔ ورس ہذا سے علاوہ این انسان ہونے حضرت مسیح کے صاف یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مسیح جو اس قسم کے مضمون بیان کرتے تہے تو اس سے مراد جناب موصوف کی یہہ تہی کہ لوگ مجہکو ایک عاجز بندہ خداوند خدا کا تصور کرین نہ ابن خدا اور جزو وحدہ لاشریک کا ورنہ کیا چار ہاتہہ کی جہونپڑی تیار نکر سکتے تہے یا معتقدین نہ بنا سکتے تہے ورس ۷ باب ۲۴ انجیل لوقا کہ ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا گنہگارون کے ہاتہون مین حوالہ کیا جاوے اور مصلوب ہووے اور تیسرے دن جی اوٹہے ۱۲۔ ورس ہذا مین حضرت مسیح نے سواے ظاہر کرنیے اسبات کے کہ مین بیٹا انسان کا ہون اس بات کو بہی ثابت کردیا کہ لوگ مجہکو صلیب پر رکہین گے اور مصلوب کرینگے پر اونکا کچہہ نکر سکونگا ۞

سلہ سولی چڑہایا ہوا ۱۲

فصل سوم اس بیان مین کہ حضرت مسیح نے خدا وند خدا کو سبکا باپ کہا ہے

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۵	ورس ۱۶	اور تمہارے باپ کی جو آسمانون پر ہے ستایش کرین	فصل ہذا مین جو ورس منقول
متی	باب ۵	ورس ۴۵	تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون پر ہے فرزند ہوؤ تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمانون پر ہے کامل ہے	ہین وہ تمام ورس بالبداہت بعبارت النص اس امر پر دلالت
متی	باب ۶	ورس ۱	خبردار رہو کہ اپنی خیرات لوگون کے سامنے اونہین دکہانے کے لئے مت کرو نہین تو تمہارے باپ سے جو آسمانون پر ہے اجر نہ ملیگا ۱۲۔	کرتے ہین کہ لفظ باپ کا جسکی فارسی پدر اور جسکی عربی اب ہے۔ خواہ وہ بقیناً آسمانی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
متی	باب ۶	ورس ۴	تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے وہی ظاہر مین تجھے بدلا دیگا	ہو خواہ بلا قید مذکور کے استعمال جناب مسیح صلوٰۃ اللہ
متی	باب ۶	ورس ۶	لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین بھی دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلا دیگا ۱۲	علی نبینا وعلیہ کے عہد مین نیز خالق اور پیدا کنندہ پہ ہوتا تھا چنانچہ ورس ۱۶ باب ۵
متی	باب ۶	ورس ۸	پس اونکی مانند مت ہو کیونکہ تمھارا باپ تمھارے مانگنے کے پہلے جانتا ہے کہ تم کن کن چیزونکے محتاج ہو ۱۲	انجیل متی اور دیگر ورسہای مسطورہ جو ماتحت ورس ۱۶ کو
متی	باب ۶	ورس ۹	سو تم اسطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہے ۱۲	کے رسالہ ہذا مین مرقوم مین ثابت ہے (اور تمھارے باپ
متی	باب ۶	ورس ۱۴	کیونکہ تم آدمیون کو اونکے قصور معاف کرو تو تمھارا آسمانی باپ بھی تمھین معاف کریگا ۱۲	کی جو آسمانون پر ہے ستایش کرین) جن صاحبون نے
متی	باب ۶	ورس ۱۵	پر اگر تم آدمیونکو انکے قصور معاف نکرو تو تمھارا باپ بھی تمھارے قصور معاف نکریگا ۱۲	عہد جدید کو اول سے آخر تک مطالعہ فرمایا ہے اونپر
متی	باب ۶	ورس ۱۸	تاکہ آدمی نہین بلکہ تیرا باپ جو پوشیدہ ہے تجھے روزہ دار جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلا دیگا ۱۲	مانند شمس نصف النہار کے روشن ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ مین لفظ باپ کا مانند
متی	باب ۶	ورس ۳۲	کیونکہ غیر قومین ان سب چیزونکی تلاش مین ہین اور تمھارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزونکے محتاج ہو ۱۲	لفظ فرزند کے اطلاق دو معنی مین ہوتا تھا۔ ایک یہہ کہ صاحب اولاد اپنی اولاد
متی	باب ۱۰	ورس ۲۰	کیونکہ کہنے والے تم ہی نہین ہو بلکہ تمھارے باپ کی	کا باپ کہلاتا تھا اور دوسرے معنی

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			روح ہے جو تم مین بولتی ہے ۱۲	ہنوز محاورہ مین موجود
متی	باب ۱۰	ورس ۲۹	کیا پیسے کو دو چڑیان نہین بکتین اور اونمین	و مستعمل ہین - دوم یہہ کہ
			سے ایک بہی تمہارے باپ کی بے مرضی زمین پر	سواے معنی اول کے لفظ
			نہین گرتی ۱۲	باپ کا استعمال کیا جاتا ہے
متی	باب ۱۳	ورس ۴۳	تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت مین سورج	معنی دوم کی چند افراد مین
			کیطرح چمکین گے جسکے کان سننے کو ہون سن لے ۱۲	منجملہ اونکے ایک یہہ ہے کہ
متی	باب ۱۸	ورس ۱۴	اسیطرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی	لفظ باپ کا اطلاق خداوند
			نہین کہ ان چہوٹون مین سے ہلاک ہووے ۱۲	خدا پر ہوتا تہا باعتبار اون
متی	باب ۲۳	ورس ۹	اور کسی کو اپنا باپ زمین پر مت کہو کیونکہ ایک	بندون کے کہ فرمانبردار
			تمہارا باپ ہے جو آسمان پر ہے ۱۲	خداتعالے کے ہوتے تہے -
مرقس	باب ۱۱	ورس ۲۵	اور جب دعا مانگنے کے لئے کہڑے ہو تو اگر کسی پر	جسطرح فرمانبردار بندونپر
			دعوی رکہتے ہو اوسے معاف کرو تا کہ تمہارا باپ	لفظ فرزند کا بولا جاتا تہا
			بہی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور تمہین معاف	دیکہو ورس ۴۵ باب ۵ انجیل متی
			کرے ۱۲	(تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمانون
مرقس	باب ۱۱	ورس ۲۶	پر اگر تم معاف نکرو تو تمہارا باپ بہی جو آسمان پر	پر ہے فرزند ہو بس کامل ہو
			ہے تمہارے قصور معاف نکریگا ۱۲	جیسا کہ تمہارا باپ جو آسمانون
لوقا	باب ۶	ورس ۳۶	پس رحیم ہو جیسا تمہارا باپ بہی رحیم ہے ۱۲	پر ہے کامل ہے) جو کہ ابوت
لوقا	باب ۱۱	ورس ۲	اور اوسنے اونہین کہا جب تم دعا مانگو تو کہو اے	اور بنوت یعنی باپ ہونا
			ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہو	اور بیٹا ہونا ایک امر اضافی
			تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسے آسمان پہ ہے	یعنی نسبتی ہے اور نسبت

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			زمین پر بھی ہووے ۱۲۔	فرع منتسبین کی۔ پس والد
لوقا	باب ۱۱	ورس ۱۳	پس اگر تم جو برے ہو اپنے لڑکونکو اچھی چیزین دینی	کیواسطے مولود کا ہونا ضرور
			جانتے ہو تو کتنا زیادہ وہ باپ جو آسمان پر ہے	ہے اور مولود کیواسطے والد
			اونکو جو زمین سے مانگتے ہین روح القدس دیگا۔	کا ہونا ضرور یعنی باپ بغیر
لوقا	باب ۱۲	ورس ۳۰	کیونکہ دنیا کی قومین ان سب چیزون کی تلاش	اولاد نہین ہو سکتا اور اولاد
			مین ہین پر تمہارا باپ جانتا ہے کہ تم اونکے محتاج ہو ۱۲	بغیر والدین یا بغیر والدہ۔
لوقا	باب ۱۲	ورس ۳۲	اے چھوٹی گلی مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند	پس باعتبار معنی ثانی کے
			آیا کہ تمہین بادشاہت دیوے ۱۲۔	خداوند خدا پر لفظ باپ کا
یوحنا	باب ۲۰	ورس ۱۷	یسوع نے اسے کہا مجھے مت چھو کیونکہ مین ہنوز	اطلاق عہد عیسوی مین ایسا
			اپنے باپ کے پاس نہین چڑھ گیا پر میرے بھائیون	تھا جسطرح فرمانبردار بندونپر
			کے پاس جا اور او نہین کہہ کہ مین اپنے باپ اور	لفظ فرزند خدا کا بولا جاتا
			تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا	تھا۔ نہ باعتبار معنی اول کے
			کے پاس چڑھ جاتا ہون ۱۲۔	کیونکہ صفت الٰہی لم یلد و لم یولد

ہے۔ دوم اسواسطے کہ توالد تناسلی مین جنسیت کا ہونا ضرور ہے اور خداوند خدا
جنسیت سے بری ہے۔ پس جس مقام پر انجیل مین لفظ باپ کا خداوند خدا پر اطلاق کیا
گیا اوس جگہہ خالق اور پیدا کنندہ مراد ہے مطابق اصطلاح اور محاورہ عہد جدید کے
ابوت یعنی باپ ہونا خداوند خدا کا اپنے بندون کیواسطے کہ جسمین حضرت مسیح اور
جمیع تابع اور مطیع بندگان خداتعالے مین مساوی ہے۔ پس جسجگہہ عہد جدید مین باپ
ہونا خداوند خدا کا بہ نسبت حضرت مسیح کے لکھا گیا ہے اوسجگہہ لفظ مسطور سے خالق اور
پیدا کنندہ حضرت مسیح کا مراد ہے نہ وہ کہ جو عوام عیسائیون کا اعتقاد ہے۔ ہم بیان پر

دو ورس لکہا نتیجہ اونکا جو الخاتمہ کرتے ہین باقی دو رسون کو اس فصل کے ان پرقیاس
کرنا ورس ایک باب چھٹہ انجیل متی (خبردار ہو کہ اپنی خیرات لوگون کے سامنے اونہین دکہلانے
کے لئے مت کرو تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملیگا) ورس ۴ باب ۶ انجیل متی
(تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکہتا ہے وہی ظاہر مین
تجہے بدلا دیگا۔ ان دو ورس مین حضرت مسیح نے دو صیغہ ایک مخاطب جمع یعنی تمہارے
باپ سے اور دوسرا واحد مخاطب یعنی تیرا باپ اس انداز سے فرمائے کہ جس سے صاف
ظاہر ہے کہ خداوند خدا مخاطبین کا باپ ہے اور حضرت مسیح ان مخاطبین مین داخل
نہین خارج ہین کیونکہ متکلم ہیا نیر مخاطب کے غیر ہے۔ پس حضرت مسیح آپ بندگان خداوند خدا
کو فرمایئن کہ خداوند خدا تمہارا باپ ہے اور متعدد جگہہ انجیل متی مین ۱۲ مقام پیا اور انجیل
مرقس مین دو موضع ہین اور انجیل لوقا مین پانچ جا پیا اور انجیل یوحنا مین ایک محل ہین کہ
مجموعہ جنکا چوبیس ۲۴ ہوتا ہے اور اپنے آپکو مقامات مذکورہ مین سوائے ایک مقام کے شریک
نہ فرمایئن تو پہر وہ اور لوگون سے خداوند خدا کے باپ ہونے مین کیونکر فایق اور زیادہ
ہوسکتے ہین پس حضرت مسیح مین اور اور لوگون مین بہ نسبت باپ ہونے خداوند خدا
کے حسب الارشاد حضرت مسیح کے جو اناجیل اربعہ مین مسطور ہین وہ نسبت ہے جو چوبیس
مین اور ایک مین ہے۔ ورس ۱۷ باب ۲۰ انجیل یوحنا یسوع نے اس سے کہا مجہے مت چہوکیونکہ
مین ہنوز اپنے باپ کے پاس نہین چڑہ گیا پر میرے بہائیون کے پاس جا اور انہین
کہہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس چڑہ جاتا ہون
ورس ہذا مین حضرت مسیح نے خداوند خدا کو اپنا باپ اور اپنے بہائیون کا باپ بیان
کیا اور بہائیون سے برادران دینی اور برادران ایمانی اور معتقدین مراد ہین کیونکہ
حضرت مسیح کے حقیقی بہائی کا ہونا معلوم ہے۔ اور اسی ورس اخیر مین یہہ بہی فرمایا کہ
اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس۔ پس بیانسے صاف ظاہر ہے کہ خداوند خدا کے باپ ہونے نسبت

خالق اور پیدا کنندہ حضرت مسیح نے مراد لیا ہے اور اسیطرح ہر جگہہ عہد جدید مین جہان
باپ خداوند خدا کو کہا ہے مراد ہے اور اس کہنے مین حضرت مسیح اور دیگر بندگان خدا
تعالے برابر ہین اور اگر حضرت مسیح کی نسبت مابہ الامتیاز باعتبار ہونے جنسی یا نوعی
باپ کے کیا جاوے تو اول تو یون کہا جاویگا کہ حسب اعتقاد ابنا زمانہ مسیح کے باپ
یوسف سنجار تھے اور نیز انجیل گواہی دیتی ہے کہ یسوع یعنی مسیح یوسف کا بیٹا تھا انجیل لوقا
باب ۳ ورس ۲۳ (اور یسوع برس تیس ۳۰ ایک کا ہونے لگا یوسف کا بیٹا تھا یوسف ہیلی کا) ۔
اور موافق اعتقاد اہل روزگار اس زمانہ کے حضرت مسیح کا باپ یوسف نہ قرار دیا جاوے
اور خداوند خدا کا بیٹا ہونا اسی پر منحصر ہو تو حضرت آدم صلوۃ اللہ علی نبینا و علیہ السلام
مسیح سے بہی بڑے بیٹے خداوند خدا کے ہوئے کیونکہ نہ انکے مان ہے نہ باپ ہے قدرت
نے بغیر مان باپ پیدا کیا ہے اور مسیح کے باعتبار ظاہری مان تو بہی دوم یہہ کہ حضرت مسیح
کے باپ بوسایط چند حضرت آدم وغیرہ ہوتے ہین اگرچہ مان کی طرف سے ہون اور
حضرت آدم مین اس قسم کے وسایط تمام معدوم ہین پس حضرت آدم علیہ السلام بدرجہ
اولی خداوند خدا کے فرزند ہوئے عہد جدید بہی ہماری تائید کرتا ہے انجیل لوقا
باب ۳ ورس ۳۸ ۔ تہنیال انوس کا انوس شیث کا شیث آدم کا آدم خدا کا۔ (یعنی بیٹا)

فصل چہارم اس بیان مین کہ حضرت مسیح کے زمانہ کے لوگ حضرت مسیح کو ابن انسان
جانتے تھے اور بیٹا خدا کا نہین جانتے تھے ۔

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
مرقس	باب ۶	ورس ۳	کیا یہہ بڑہی کا بیٹا نہین اور اوسکی مان مریم نہین کہلاتی اور اوسکے بہائی یعقوب اور یوسی اور شمعون اور یہودا ۱۲	ان تمام ورسون کے سباق وسیاق سے یہہ بات صاف ظاہر ہوتی کہ ورس مذکورہ حضرت مسیح کے شان مین ہین
متی	باب ۱۵	ورس ۲۲	اور دیکہو ایک کنعانی عورت سرحدون سے	

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
			کل کے پکارتی ہوئی چلی کہ اے خداوند داؤد کے بیٹے مجھپر رحم کر کہ میری بیٹی سخت دیوانی ہے ۱۲	ظہور مراد حضرت مسیح کا بعض ورس مین بتصریح معلوم
متی	باب ۲۰	ورس ۳۱	پر لوگون نے اونہین ڈانٹا کہ چپ رہین لیکن وے اور بھی چلائی اور بولی اے خداوند داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر ۱۲۔	ہوتا ہے اور بعض مین بطور استعارہ اور کنایہ مفہوم ہوتا ہے۔ پس جبکہ حضرت
متی	باب ۲۱	ورس ۹	اور بھیڑین جو آگے پیچھے چلتی تہی پکارتی اور کہتی تہی ہوشعنا داؤد کی بیٹی کو مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آیا ہے ہوشعنا عالم بالا مین۔	مسیح کے حق مین ورس منقول ہین تو اس بات سے بلا دقت ثابت ہے کہ حضرت مسیح کے
مرقس	باب ۶	ورس ۳	کیا یہ مریم کا بیٹا بڑھی نہین اور یعقوب اور یوسی اور یہودا اور شمعون کا بھائی نہین اور کیا اسکی بہنین ہمارے پاس نہین ہین اور انہین نے اس سے ٹھوکر کہائین ۱۲۔	زمانہ کے لوگ جو حضرت مسیح کے ہمعصر اور معتقدین تھے حضرت مسیح کو ابن انسان جانتے تھے کوئی داؤد کا
لوقا	باب ۲	ورس ۴۱	اور اوسکے مان باپ ہر برس عید فسح مین یروشلیم کو جاتے ہین ۱۲۔	بیٹا حضرت مسیح کو کہکر آواز دیتا تہا جیسا ورس ۲۲ باب ۱۵
لوقا	باب ۲	ورس ۴۸	اور وے اوسے دیکہکر حیران ہوے اور اوسکی مان نے اوسکو کہا اے بیٹے کسلیئے تو نے ہم سے یہہ کیا دیکہہ تیرا باپ اور مین کڑہتے ہوے تجھے ڈہونڈتے تہے ۱۲۔	انجیل متی وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے اور کوئی یوسف نجار کا بیٹا بیان کرتا تہا جیسا کہ انجیل لوقا باب ۳
لوقا	باب ۳	ورس ۲۳	اور یسوع برس تیس ایک کا ہونے لگا جیسا کہ سمجہا جاتا تہا یوسف کا بیٹا تہا یوسف ہیلی کا ۱۲	ورس ۲۳ سے صاف ظاہر ہے اور کوئی حضرت مریم کا بیٹا

انجیل	باب	ورس	عبارت انجیل	راے
لوقا	باب ۸	ورس ۱۹	تب اوسکی ماں اور اوسکے بھائی اس پاس آئے اور بھیڑ کے سبب اس سے ملاقات نکرسکے ۱۲ -	بتاتا تھا جیسا کہ انجیل متی باب تیرہ ۱۳ ورس ۵۵ وغیرہ اسکے ثبوت

پر شاہد ہین بلکہ حضرت مسیح نے اپنے آپ اقرار کیا ایک عورت کو دیکھکر یہہ میری ماں ہے دیکھو ورس ۲۶ باب ۱۹ انجیل یوحنا سو یسوع نے اپنی ماں اور اوس شاگرد کو جسے پیار کرتا تھا پاس کھڑے ہوئے دیکھکر اپنی ماں کو کہا اے عورت دیکھہ تیرا بیٹا - پس جب تمام اہل عصر اور حضرت مسیح خود اپنے آپکو بیٹا انسان کا بیان کرین اور لوگ اونکو خدا کا بیٹا کہین تو دونون مین سے ایک غلطی پر ہوگا اور حضرت مسیح کیطرف نسبت ہذا محض بیجا ہے کیونکہ جناب مسیح صاحب عصمت ہین - دوسرے یہ نسبت اور ونکے اپنی حقیقت سے بخوبی واقف بقول معروف عارف بخود بہ عارف ہست - واقعی اور نفس الامری بات بیان کرتے تھے تو پس جو لوگ حضرت مسیح کو ابن خدا بیان کرتے ہین وہی لوگ غلطی پر ہین ؛

خاتمہ

خاتمہ مین چند مسائل ہین

اثبات توحید وابطال تثلیث

انجیل یوحنا باب ۱۷ ورس ۳ - پر حیات ابدی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین ۱۲ - اس ورس مین حضرت مسیح نے واسطے حیات ابدی کے دو امر ظاہر فرمائے - ایک یہہ کہ خداوند خدا کو وحدہ لاشریک یعنی اکیلا جسکا کوئی شریک نہو اور سچا خدا جاننا - اور دوسرا یہہ کہ حضرت مسیح کو خدا کا رسول ماننا - پس اس سے باحسن وجہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح ایک بندہ برگزیدہ ہین نہ بیٹے خدا کے ہین -

اور نہ جز و وحدہ لاشریک کے ہین - ورنہ لفظ اکیلا کے کیا معنی ہونگے - حضرت مسیح نے
توحید کی تعلیم اپنی امت کو اسطرح فرمائی ہے - ورس ۲۹ باب ۱۲ انجیل مرقس - یسوع نے
اسے جواب دیا کہ سب سے پہلا حکم یہہ ہے کہ اے اسرائیل سن لے خداوند ہمارا ایک ہی
خداوند ہے ۱۲ - اس ورس مین اور ورس ماسبق مین یسوع مسیح نے صاف صاف
توحید کی تعلیم دی اور ظاہر کردیا کہ خداوند خدا اکیلا خدا وحدہ لاشریک ہے اوس
وحدہ لاشریک مین روح القدس اور یسوع کو کچھہ شرکت نہین - پھر تثلیث کہان اور اقانیم
ثلثہ کجا حضرت مسیح نے تو اس تثلیث کو پسند ہی نہین کیا پھر کہان سے یہہ تثلیث نکالی جاتی ہے
ورس ۸ باب ۴ انجیل لوقا - اور یسوع نے اسے جواب دیکے کہا مجھہ سے دور ہو اے شیطان
کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت بجا لا ۱۲ - اس ورس
کا مضمون یہہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح نے ہر قسم کی عبادت کا خداوند خدا ہی کو لایق
اور مستحق تصور فرمایا اور حق بہی یون ہی ہے شرک کی دو قسمین ہین ایک شرک فی الذات
دوم شرک فی الصفات شرک ذاتی کو تو دو ورس ماسبق سے باطل حضرت مسیح نے فرمایا
اور شرک صفاتی کو اس ورس سے زایل فرمایا - اور یہہ تینون ورس اناجیل مین موجود
ہین اور ابطال تثلیث مثلث کے دو ضلعون کے واسطے اور احقاق توحید کے ایک صراط
مستقیم کے لئے یہہ تینون ورس کافی و وافی ہین - اب فرمائیے کہ انجیل مین تثلیث کسجگہہ موجود ہے
انجیل متی باب ۱۹ ورس ۱۷ - اوسنے اوس سے کہا توکیون مجھے اچھا کہتا ہے کوئی اچھا نہین مگر
ایک یعنی خدا ۱۲ - ورس ۱۸ باب ۱۰ انجیل مرقس - یسوع نے اسسے کہا توکیون مجھے اچھا کہتا ہے
کوئی اچھا نہین مگر ایک یعنی خدا ۱۲ - اس ورس مین حضرت مسیح نے اپنے آپ اپنے اچھے
ہونے سے انکار کیا اور فرمایا کوئی اچھا نہین مگر ایک یعنی خدا - یہہ نفی اور اثبات ہے اور
نفی و اثبات فائدہ دیتے ہے حصر کا بموجب قاعدہ معنی و بیان کے - پس ثابت ہوا کہ ایک
خدا ہی اچھا ہے پس اس سے تثلیث کا پایہ شکست ہوتا ہے اور توحید کا استحکم کیونکہ حضرت مسیح

ایک ہی کی ہدایت کرتے ہین دوم جو لوگ تثلیث کے قایل ہین وے مسیح کو تثلیث کے مثلث کا
ایک ضلع قرار دیتے ہین۔ یعنی باپ بیٹا روح القدس اور حضرت مسیح اپنے آپکو اچھا نہین
بیان کرتے تو نقصان پذیر ہوئے پس ذات باری مین زوال بجاے کمال لازم
آتا ہے پہر کیونکر وہ ایک مثلث کا ضلع ہو سکتے ہین۔ انجیل لوقا باب ۷ ورس ۲۸۔ کیونکہ مین
تمہین کہتا ہون کہ انمین جو عورتون سے پیدا ہوئے کوئی نبی یوحنا بپتسما دینے والے
سے بڑا نہین لیکن جو خدا کی بادشاہت مین چہوٹا ہے اس سے بڑا ہے ۱۲۔ اس ورس
کا مضمون دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح سے جناب یوحنا کا مرتبہ بلند تہا اگرچہ اور
لوگون سے بہی ہو کیونکہ حضرت مسیح خود قایل ہین بلند پایہ ہونے یوحنا کے۔ دوم
یہہ کہ سواے آدم اور بنی تومان باپ دونون سے پیدا ہوئے اور یسوع مسیح فقط
عورت سے پیدا ہوئے پس بموجب قید ورس کے یسوع مسیح سے یوحنا مرتبہ مین ارفع
ہین اور یوحنا یسوع مسیح کے پیر و مرشد ہین کیونکہ حضرت مسیح نے یوحنا سے اصطباغ
یعنی بپتسما لیا ہے۔ دیکہو انجیل مرقس باب ۱ ورس ۹۔ اور انہین دنون مین ایسا ہوا کہ
یسوع ناصرہ گلیل سے آیا اور یردن مین یوحنا کے ہاتہہ بپتسما پایا ۱۲۔ پہر کیونکر یوحنا
استاد پیر و مرشد کا مرتبہ بلند نہو لیکن تثلیث کے مثلث کا ایک ضلع نہایت کم رتبہ ہو گیا۔
ان دو ورس مین تو خود المنشرح کر دیا۔ ورس ۳۳ باب ۷ انجیل لوقا۔ کیونکہ یوحنا بپتسما
دینے والا نہ روٹی کہاتا نہ شراب پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ اوسپر دیو ہے ۱۲۔ ورس ۳۴
باب ۷ انجیل لوقا۔ انسان کا بیٹا کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکہو کہاؤ اور شرابی
خراجگیرون اور گنہگارون کا دوست ۱۲۔ ان دو ورس مین صاف صاف حضرت
مسیح نے اپنے پیر و مرشد حضرت یوحنا کی فضیلت اپنے آپ پر بیان فرمادی۔ پس ایک
ضلع مثلث تثلیث کو ناقص کر دیا۔

روح اللہ ہونا تمام روحون کا۔ انجیل متی باب ۱۰ ورس ۲۰۔ کیونکہ کہنے والے

تم ہی نہین ہو بلکہ تمھارے باپ کی روح ہے جو تم مین بولتی ہے ۱۲ - اس ورس مین حضرت مسیح نے تمام اشخاص کی قوت ناطقہ کو روح اللہ فرمایا تو اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت مسیح ہی روح اللہ نہین ہین بلکہ تمام لوگ روح اللہ ہین - کلام مجید مین جو اضافت روح کی حضرت مسیح کے بارہ مین جناب باری نے اپنی ذات کی طرف نسبت فرمائی ہے وہ اضافت تشریفی ہے پس تخصیص اہل مسیح کی حضرت مسیح کے ساتھ محض بے معنی ہے ٭

ممانعت شراب و دیگر مسکرات

انجیل لوقا باب اول ورس ۱۵ - کیونکہ وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا اور شراب اور کوئی نشہ نہ پئے گا اور اپنی مان کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا ۱۲ - یہہ ورس باعتبار اپنے الفاظ اور مضمون کے نہایت صاف صاف ظاہر کرتا ہے کہ مذہب عیسوی مین شراب اور تمام نشہ والی چیزین اور جملہ مسکرات غیر مشروع اور ناجائز ہین اور اچھے لوگونکا کام نہین جو نشہ کی چیزونکا استعمال کرین - واقع مین یہہ مسکرات ایسی ہی چیزین ہین کہ سخت ناجائز ہون اور عقل سلیم بھی اسی بات کو تسلیم کرتی ہے کہ تمام نشہ والی چیزین نامشروع ہون کیونکہ جو جوہر عمدہ جناب ایزدی نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت انسان کو مرحمت فرمایا ہے جس سے کہ انسان انسان ہے اور جس سے مشروع و نامشروع کی تمیز کرتا ہے اوسکو نشہ محض معطل اور بیکار کردیتا ہے پھر ایسی شے کا استعمال داب انسانی سے نہایت بعید معلوم ہوتا ہے نہین معلوم کہ اہل مسیح ایسی چیز کو کہانسے اور کیونکر جائز قرار دیتے ہین ٭

انجیل توریت کے ناسخ اور انجیل کے ورس آپسمین تناقض

انجیل متی باب ۵ ورس ۱۷ - یہہ گمان مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ
کرنے آیا منسوخ کرنے نہین بلکہ پوری کرنے کو آیا ہون - ورس ۱۸ باب ۵ انجیل متی -
کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاوے ایک نقطہ یا ایک
شوشہ توریت سے ہرگز ٹل نہ جائیگا جب تک سب کچھہ پورا نہو ۱۲ - ورس ہذا سے ظاہر
ہوتا ہے کہ انجیل ناسخ توریت اور دیگر کتب سماوی کے نہین اور دین یسوع مسیح وہی
ہے جو دین موسی صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہما السلام کا تہا اور حضرت مسیح موسی کے دین
کے پیرو اور ہادی - انجیل متی باب ۱۲ ورس ۸ کیونکہ انسان کا بیٹا سبت کا بہی خداوند
ہے ۱۲ - ورس ہذا دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح نے توریت کے خلاف کو جائز کیا اور انجیل
توریت کی ناسخ کیونکہ توریت سبت کی حرمت کرتی ہے اور انجیل اوسکے خلاف کو جائز
رکہتی ہے - دیکہو ورس ۲ باب ۱۲ انجیل متی - تب فریسیون نے دیکہکے اسے کہا دیکہہ تیرے
شاگرد وہ کرتے ہین جو سبت کو کرنا روا نہین - اس سے مراد حضرت مسیح ہین اور
شاگردون سے مراد دوست مسیح یعنی حواری - یہہ ورس انجیل کی صاف صاف
توریت پر ناسخ ہونیکی دال ہین - ورس ۳۸ باب ۵ انجیل متی - تم نے سنا ہے کہ کہا گیا
آنکہہ کے بدلے آنکہہ اور دانت کے بدلے دانت - ورس ۳۹ باب پانچ انجیل متی -
پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ
مارے دوسرا بہی اوسکی طرف پہیر دے ۱۲ - ورس ۴۳ باب ۵ انجیل متی - تم نے سنا ہے کہ
کہا گیا اپنے پڑوسی سے دوستی رکہہ اور اپنے دشمن سے عداوت ورس ۴۴ باب ۵
انجیل متی - پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو - الی آخرہ - ورس ۳۸
باب ۵ انجیل متی اور ورس ۴۳ باب وکتاب مذکورہ مین مضمون توریت کا منقول ہے
اور ورس ۳۹ باب ۵ انجیل متی - اور ورس ۴۴ باب وکتاب مسطورہ مین ارشاد حضرت
مسیح اور مضمون انجیل ہے - پس یہہ ورس انجیل کی ناسخ توریت مقدس نہین تو کیا

ہین۔ اور یہہ ورس انجیل کے ورس ۱۸ اور ورس ۱۹ باب ۵ انجیل متی کے متناقض نہین تو کیا ہین ناسخ ومنسوخ ہونا انجیل وتوریت کا اور آپسمین متناقض ہونا ورسہاے انجیل کا ورسون مذکورۃ الصدر سے ذوی العقول پہ بعد ادنی تامل کے صاف ظاہر ہے ۱۲

(۱) یسوع مسیح نے اکثر آدمیونکو خدا کہا بموجب عبارت انجیل کے

یہودیون نے جب حضرت یسوع مسیح کو گرفتار کیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کی بابت نہین بلکہ کفر کی بابت سنگسار کرتے ہین اور اسلئے کہ تو انسان ہوکے اپنے تئین خدا بتاتا ہے تو اوس حالت اضطرار مین مسیح نے بہت انسانون کو خدا کہا دیکھو ورس چونتیس ۳۴ باب ۱۰ انجیل یوحنا۔ یسوع نے انہین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین نہین لکہا ہے کہ مینے کہا کہ تم خدا ہو اور ورس ۳۵ باب وکتاب مذکور۔ (جبکہ اسنے انہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا) (اور نوشتے کا باطل ہونا ممکن نہین) پس جبکہ بموجب عبارت انجیل کے نوشتے کا باطل ہونا غیر ممکن ہے اور بموافق فرمانے حضرت یسوع مسیح کے اکثر بنی آدم خدا ہین اور حسب مضمون انجیل کے جنکے پاس خدا کا کلام آیا وہ خدا ہین تو توحید کہان اور تثلیث کہ ہر یہان تو ہر شخص جسپر ستم خدا ہے کلا نعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات عقائدنا واعمالنا ✿

(۲) بروقت جانکنی کے حسب تحریر انجیل کے یسوع مسیح کی زبان سے وہ کلام صادر ہوا کہ نبی اللہ کی شان سے بعید ہے

دیکھو ورس ۴۶ باب ۲۷ انجیل متی۔۔ اور نوین گھڑی کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلاکر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیون مجھے

چھوڑ دیا ۱۲- انجیل مرقس باب ۱۵ ورس ۳۴ اور نوین گھڑی یسوع نے بڑی آواز سے چلا کے کہا ایلی ایلی لما سبختانی جسکا ترجمہ یہہ ہوا اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا ۱۲- جب خداوند خدا چھوڑ دے تو اوس شخص کا کہان ٹھکانا ہے نہ زمین ہین نہ آسمان ہین نہ اس جہان ہین نہ اوس جہان ہین گویا دونون عالم سے وہ گیا کوئی ایماندار ایسا کلام اپنی زبان سے نہین نکال سکتا ہے چہ جائے کہ انبیا ، بلکہ خصوصا مرسل اور بقول اہل مسیح خدا کا بیٹا - ایسا کہتا - نہین نہین یہہ تو محض جناب مسیح پر افترا ہے راویون نے انجیل کے خلاف واقع بیان کیا ہے یا مصنفان انجیل نے خود لکھ لیا ہے فلہذا افترا بلا مریہ - حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ایسے اقوال سے بری الذمہ ہین

بعثت حضرت مسیح بنی اسرائیل کیواسطے تھی

انجیل متی باب ۱۵ ورس ۲۴ اسنے جواب دیکے کہا مین اسرائیل کے گھر کے کھوئے ہوئے بھیڑون کے سوا کسی کے پاس نہین بھیجا گیا ۱۲- اس ورس مین حضرت مسیح نے فرمایا کہ مین آل اسرائیل کے گمگشتون کی تلاش مین یعنی اہل اسرائیل کے گمراہون کی ہدایت کیواسطے آیا ہون اور اورون کا رسول نہین ہون پس حضرت مسیح کی رسالت بنی اسرائیل مین منحصر ہوئی عام رسالت نہوئی اور جب حضرت مسیح نے اپنی رسالت کو ایک خاندان کے واسطے منحصر فرما دیا تو پھر اسنے اور لوگونکو امید نجات رکھنا خالی از خیال نہین ہے

آمد مسیح برائے تفرقہ موافق تحریر انجیل

ورس ۳۴ باب ۱۰ انجیل متی یہہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلوانے آیا ہون ۱۲- انجیل لوقا باب ۱۲ ورس ۴۹ آگ زمین پہ لگانے آیا ہون اور کیا چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی ۱۲- یہہ دونون ورس اسبات پہ دلالت کرتے ہین

کہ حضرت مسیح مصالحت کیواسطے نہیں آئے بلکہ شمشیرانی اور آتش فشانی کے لئے تشریف لائے تھے
نعوذ باللہ من ذالک* حضرت مسیح نہایت مصلح اور صلح دوست تھے ۱۲۔

انکار کرنا حضرت مسیح کا معجزہ نمائی سے

ورس ۳۹ باب ۱۲ انجیل متی۔ پر اوسنے جواب دیکے انہین کہا کہ اس زمانہ کی بری اور حرام کار قوم نشان ڈہونڈتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونکو دیا نہ جائیگا ۱۲۔ ورس ۴ باب ۱۶ انجیل متی ایک بری اور حرامکار قوم نشان ڈہونڈہتی ہے پر کوئی نشان انہین نہ دیا جاویگا مگر یونس نبی کا نشان اور وہ انہین چہوڑ کے چلا گیا ۱۲۔ ورس ۲۹ باب ۱۱ انجیل لوقا اور جب بہیڑ جمع ہوئی وہ کہنے لگا کہ اس زمانے کی قوم بری ہے وہ نشان ڈہونڈہتی ہے پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اسکو دیا نجائیگا ورس ۱۲ باب ۸ انجیل مرقس۔ اور اوسنے اپنی روح مین آہ مارکے کہا کہ اس زمانہ کی قوم کیون نشان چاہتی ہے مین تمہین سچ کہتا ہون کہ اس قوم کو کوئی نشان دیا نجائیگا یہہ چار ورس اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ حضرت مسیح سے کوئی معجزہ خیر ظہور مین نہین آیا کیونکہ لوگ حضرت مسیح کے زمانہ کے یسوع مسیح سے نشان یعنی معجزہ طلب کرتے تھے اور حضرت مسیح طالبان معجزہ کو بری قوم اور حرام کار قوم فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ کوئی نشان اس قوم کو دیا نہ جائیگا۔ ورس ۱۲ باب ۸ انجیل مرقس سے تو یہہ بات صاف ظاہر ہے۔ اور انجیل متی اور لوقا سے بتامل ثابت ہوتی ہے کیونکہ ورسہاے متی اور لوقا مین یونس نبی کے نشان کا وعدہ کیا ہے اور یونس نبی علیہ السلام اپنی قوم کو چہوڑ کر چلدئے اور یہہ ورس ۴ باب ۱۶ انجیل متی کے اخیر الفاظ سے ظاہر ہے۔ مگر یونس نبی کا نشان اور وہ انہین چہوڑ کے چلا گیا ۱۲۔ اور پہر وس جو یروشلیم کا حاکم تہا اور حضرت مسیح کے معجزونکا مشتاق اسنے بہت باتین دریافت کین لیکن جواب ندارد

ورس ۸ باب ۲۳ انجیل لوقا اور ہیرودس یسوع کو دیکھکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تہا کہ اسے دیکھے اسلیئے کہ اسکی بابت بہت کچھہ سنا تہا اور امیدوار تہا کہ اسکا کوئی معجزہ دیکھے اور اسنے اس سے بہتیری باتین پوچھین پر اسنے اوسے کچھہ جواب نہ دیا ۱۲۔

(۲) حسب تحریر انجیل حضرت یسوع مسیح موت سے خوف کرتے تھے

دیکھو ورس ۳۸ سے انجیل متی باب ۲۶ ورس ۳۸ تب اسنے انہین کہا میری جان موت تک نہایت غمگین ہے یہان ٹہیرو اور میرے ساتھہ جاگتے رہو۔ ورس ۳۹ اور تھوڑا آگے بڑھکر دعا مانگتا اور کہتا ہوا منہہ کے بل گرا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھہ سے گذر جاوے تو بہی میری خواہش نہیں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ورس ۴۲ پہر دوبارہ جاکر دعا مانگی اور کہا اے میرے باپ اگر ممکن نہین کہ یہہ پیالہ میرے پیئے بغیر مجھہ سے گذر جاوے تو تیری مرضی ہو ورس ۴۴ اور انہین چھوڑکے پہر گیا اور وہی بات کہکر تیسری بار دعا مانگی۔ یہہ ورس صاف حضرت مسیح کی موت سے خوف پر دلالت کرتے ہین عجب ابن اللہ بقول اہل مسیح ہین کہ موت سے خوف کرتے ہین اور باپ کو بیٹے کی ہلاکت پر دشمنون کے ہاتھہ سے نہایت بیکسی کے ساتھہ ذرا رحم نہین آتا اور مزید برآنکہ حضرت مسیح جیسا اہل عقل خداوند خدا کی جناب مین یون کہے کہ (اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجھہ سے گذر جاوے اگر ممکن نہین کہ یہہ پیالہ میرے پیئے بغیر مجھہ سے گذر جاوے) وہ کونسی چیز مخلوق مین ہے کہ جسکو خداوند خدا کر نہین سکتا اور خداوند خدا کی پیشگاہ مین ممکن نہین وھو علیٰ کل شیئٍ قدیر ۔

(۳) انجیل بندا کلام انسان ہی

ورس ۳ باب اول انجیل لوقا میں نے بہی مناسب جانا کہ سبکو شروع سے بہ کوشش دریافت کرکے تیرے لیئے اسے فاضل تہیوفلس ترتیب سے لکہون مضمون اس ورس کا یہہ بات

ظاہر کرتا ہے کہ انجیل بذا الکلام ربانی نہین ہے بلکہ کلام انسانی ہے کیونکہ لوقا یون کہتا ہے
کہ مین نے بھی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے بکوشش دریافت کرکے تیرے لئے ای فاضل تہیوفلس
ترتیب سے لکھون - پس لوقا نے فاضل تہیوفلس کی خاطر اس انجیل کو مثل تاریخ کے نہ اپنی
چشم دید بلکہ لوگون سے دریافت کرکے تحریر کیا اور جو کہ جن سے روایت کی ہے اون
راویون کے نام اور نشان قلم انداز کیے تاکہ صحت وسقم روایت کا معلوم ہوتا پس
رطب و یابس ہر قسم کی روایات سے مملو کردے بحیثیت انجیل پایۂ اعتبار سے ساقط
ہے - اور درس مذکور کا ماقبل ظاہر کرتا ہے کہ جملہ اناجیل متداولہ فی زمانہ مورخون
کی تالیف و تصنیف ہین - جنکو لوگ اپنی غلطی سے کلام آلہی جانتے ہین وہ تو کلام حضرت
ایشو مسیح تعلی نبینا و علیہ السلام کا بھی نہین دیکہو باب اول درس اول و دوم انجیل لوقا
ازبس کہ بہتون نے اختیار کیا کہ ان چیزون کو جو ہمارے درمیان واقع ہوئین بیان
کرین - درس دوم جیسا کہ انہون نے جو شروع سے دیکھنے والے اور کلام کے خادم
تہے انہین ہمکو سونپا ۱۲ - اور درس سوم وچہارم باب اول انجیل لوقا کا صاف صاف
بیان کرتا ہے - درس سوم مینے بہی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے بکوشش دریافت
کرکے تیرے لئے اے فاضل تہیوفلس ترتیب سے لکھون ۱۲ - درس چہارم - تاکہ تو ان باتون
کی سچائی جنکی تو نے تعلیم پائی ہے جانے ۱۲ - ان درسون کے دیکھنے سے مثل آفتاب دوپہر
کے روشن ہے کہ جملہ اناجیل مانند کتب تواریخ کے جنہین ہر قسم کی روایات اور حکایات
بے پتہ اور بلا سند ہین تصنیف کی گئین بلکہ جن تواریخون مین راویان روایات مذکور
ہین اونسے انجیلون کا مرتبہ کم ہے کیونکہ راویون سے صحت وسقم روایت کا معلوم ہوسکتا
ہے اور اناجیل مین یہہ بات مفقود ہے فقط

تمت

توریت سے سور حرام ہی

دیکھو کتاب احبار باب (۱۱) ورس سات اور سور کے کُھر اوس کا دو حصہ ہوتا ہے اور
اور اس کا پاؤن چراہی پر وہ جگالی نہین کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے ۸ تم انکے
گوشت مین سے کچھ نکھائیو اور اُن کی لاشون کو نہ چھوئیو کہ یہہ ناپاک ہین تمہارے لئے ۱۲

ختنے توراۃ سے فرض ہین اور اہل مسیح نہین کرتے

کتاب پیدائش باب ۱۷ ورس ۹ پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت
در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھین ۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے
بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ
کا ختنہ کیا جاوے ۱۱ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان
ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہین ۱۲ تمہارے پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ
آٹھہ روز کا ہو ختنہ کیا گھر کا پیدا کیا یا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ لازم ہے
کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسمون مین
عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگون مین
سے کٹ جائے کہ اوسنے میرا عہد توڑا ۱۲

بلا ذبح کرے جانور کا گوشت کھانا توراۃ سے حرام ہے لیکن بعض لوگ گردن مروڑے جانور کھاتے ہین

کتاب احبار باب سترہ ورس تیرہ — اور بنی اسرائیل مین سے یا مسافرون مین سے جنکی بود و باش تم مین ہے
جو شخص شکار کرے اور کوئی چرندہ یا پرندہ جو کھایا جاتا ہے پکڑے سو وہ اس کا لہو بہاوے اور اسے
مٹی سے چھپاوے ۱۴ کیونکہ یہہ ہر ایک بدن کی جان ہے اس کا لہو جان کی جگہہ ہے اسلئے مینے بنی اسرائیل
کو حکم کیا کسی گوشت کا لہو مت کھاؤ کہ ہر جسم کی زندگانی اسکا لہو ہے جو کوئی اسے کھائیگا کٹ جائیگا ۱۲

(رسالہ ہذا ۱۸۸۵ء مین مرتب ہوا) تمام شد (بتاریخ پانزدہم ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ تمام شد)

صحت نامہ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	۰	کیونکہ وہ اپنی سورج کو	۱۵	۱۴	۴۶	۴۷
			شریرون اور نیکون	״	۱۵ و ۱۶	لیوی کا مال سے کامل ہو	۰
			پر طالع کرتا اور سچون	۱۸	۲۳	ٹہیرے	ٹہرے
			اور ناراستون پر مینہ برساتا	״	۱۰	باب ۶	باب ۷
۵	״		متی باب ۵ ورس ۴۵	۲۰	۱۴	قیناں	قینان
۷	۸	ورس ۱۱	ورس ۱۲	۲۰	۱۹	مرقس	متی
۸	۶	ورس ۱۱	ورس ۱۲	״	״	بڈہی	بڑہی
״	۱۱	ورس ۲۹	ورس ۲۹	״	۲۱	ورس ۴۴	ورس ۲۴
۸	۱۲	بیہ	یہ	۲۱	۱۰	بڈہی	بڑہی
۹	۹	باب ۶	باب ۷	״	۱۴	ورس ۲	ورس ۳
״	۱۶	باب ۳	باب ۴	״	۲۰	ورس ۳۳	ورس ۲۳
۹	۱۸	سکہہ	دکہہ	۲۲	۵	باب ۱۲	باب ۱۹
۱۱	۲	۴۲	۴۳	۲۳	۳	۰	خدا
״	۵	چھپا رہے	جیسا اپنے	۲۴	۳	زوال	نقصان
״	۱۶	نبیون	نیفتوہون	״	۱۴	۴۴	۳۴
۱۲	״	آویگا	اونیگا	۲۸	۱۰	ورس ۳۴	ورس ۲۴
۸	۱۸	یارونکو	پاریونکو	״	۱۸	ورس ۳۹	ورس ۲۹
۱۳	۳	دنون	باتون	۲۸	۱۹	ہوے	ہوتے
״	۱۲	۰	اور وہ مقتول ہوگا	۲۹	۵	ہین	ہے
۱۴	۱۴	لوقا	یوحنا	۳۰	۵	باب ۲۴	باب ۲۶
۱۵	۱۸	۰	انجیل متی باب ۵ ورس ۴۸	۳۳	۱	کے	سر
۱	۱۵	آسمانون	آسمان				تمت

اس کتاب مین اوس انجیل سے فقرات کی نقل ہوئی ہے کہ جو سنہ [illegible]ع شہر لندن مطبع ولیم واٹس مین چھپی ہے اور جو انجیل کہ مرزاپور اور لودہیانہ مین چھپی ہے اوسمین بہت اختلاف ہے ۱۲